

مَلِكَةُ عَالِيَةِ



مَلِكَةُ عَالِيَةِ



مُحَقِّقِ شَاعِی عَزَّی دَارُ السَّلَامِ مَعْمُوْرِی



مسعودی عَوَب (میدفس)

پسٹہ نمبر: 22743 الزوئی: 11416 سوئی عرب فون: 4033962-4043432 00966 1 فیکس: 4021659

E-mail: darussalam@awainet.net.sa - riyyadh@dar-us-salam.com

Website: www.darussalam.com

- الزوئی۔ الخلیفہ۔ فون: 4614483 01 فیکس: 4644945
- المدینہ منورہ فون: 8234446 04 فیکس: 8151121
- المدینہ فون: 4735220 01
- سوئی عرب فون: 2860422 01
- متدوب الریاض: موبائل: 0503459695
- الخیر فون: 8692900 03 فیکس: 8691551
- قسیم (بریدہ): فون/فیکس: 3696124 06 موبائل: 0503417156
- بنی المکر فون/فیکس: 3908027 04
- فیس حدید فون/فیکس: 2207055 07
- مکرمہ: موبائل: 0502839948

شامچہ فون: 5632623 6 00971 امریکہ ہلائن: 7220419 713 001 نیڈلک: 6255925 718 001

لندن فون: 4885 539 208 0044 آسٹریلیا فون: 4040 9758 2 0061

پاکستان میدفاس و مرکز شورووم

36- لڑبال، سیکرٹریٹ شاہ، لاہور

فون: 37232400-37240024-37324034 42 0092 فیکس: 37354072 موبائل: 8484569-0322
Website: www.darussalam.pk.com E-mail: info@darussalam.pk.com

• غزنی سٹریٹ 'اُردو بازار' لاہور فون: 37120054 فیکس: 37320703 موبائل: 4439150-0321

• مون مارکیٹ اقبال ٹاؤن فون: 37846714 موبائل: 4156390-0321

• 260-Y بلاک کرش اریٹ، فیر، III ڈیٹس، لاہور فون: 35692610 موبائل: 4212174-0321

اسلام آباد F-8 مرکز، اسلام آباد کراچی شین طارق روڈ، (Z-110, D.C.HS)

ڈائمن ہال سے (بہاد آباد کی طرف) ڈوسری گی، کراچی

فون/فیکس: 2281513 موبائل: 5370378-0321

فون: 34393936 فیکس: 34393937 موبائل: 2441843-0321

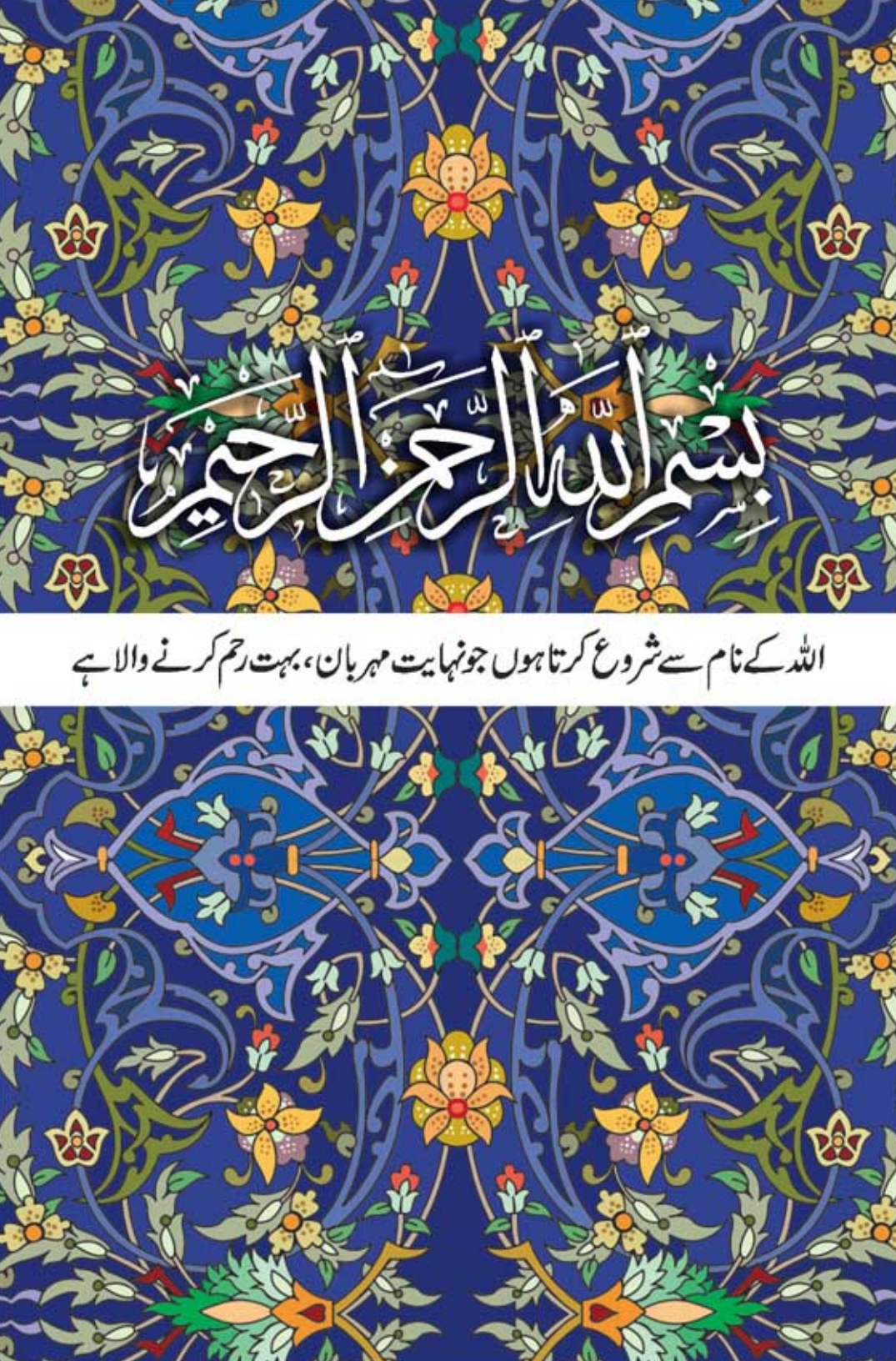
مَلِكَةُ عَلِيَّہ

خواتین اسلام کی دین پر ثابت قدمی کا ایمان افروز تذکرہ
تاریخ اسلامی کے دلچسپ اور فکر انگیز واقعات



دکٲور محمد عبء الرحمن العربى
اردو قباب: حافظ محمد فرسن





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

فہرست

8

عرض ناشر

11

ماریہ کی کہانی



11

آغازِ سفر

14

شادی کی خوشیاں

19

ماسکو میں

23

آزمائشوں کی ابتدا

27

ملن

31

داستانِ الم

42

ہنتِ فرعون کی مشاطہ



52

ملکہ عالیہ



54

پہلے پہل اسلام لانے والی خوش نصیب خاتون



58

آخری وار



60

مشروب آسمانی



62

خاتونِ جنت



69

ناروے سے افریقہ



76

بناؤ سنگھار کس کے لیے؟



79

تم ملکہ ہو ملکہ!



81

قاتل اور مقتول



83

محاذِ آرائی



87

سبقت کے میدان میں



90

دلہن



92

عورتوں کی سفیر



94

تم ہمارے لیے بہت قیمتی ہو!



97

تمہاری وجہ سے ہم دشمنی مول لیتے ہیں



99

صلحاً کا شیوہ مسلمان



101

بیچاری



104

نیکی کا بدلہ



106

پہلی رات

108

دوسری رات

109

انعام

111

عزت کی حفاظت



115

پھیری والے کی پاکبازی



117

توبہ کے آنسو





عرض ناشر

علم، شرافت، وجاہت اور ذہانت کو یکجا کر کے اگر گوشت پوست کی شکل دی جائے تو ڈاکٹر محمد عبدالرحمن عرفی کی شخصیت خود بخود اُجاگر ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر بڑا فضل فرمایا۔ وہ سعودی عرب میں پیدا ہوئے۔ ان کا نسب تعلق سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے خانوادے بنو مخزوم سے ہے جو قبیلہ قریش کی ایک شاخ ہے۔ انھوں نے امام عبدالعزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ، ڈاکٹر عبداللہ الجبرین، الشیخ عبداللہ قعود اور الشیخ عبدالرحمن بن ناصر البراک جیسے اجل علمائے دین سے قرآن اور حدیث کے علوم پڑھے۔ سعودی جامعات سے ماسٹرز اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ یوں وہ جید عالم ہیں۔ کلام الہی کے حافظ اور نہایت خوش لحن قاری ہیں۔ ادیب ہیں۔ خطیب ہیں۔ زمانے اور زندگی کی رفتار، رویوں اور رجحانات کے مبصر ہیں۔ دکھی لوگوں کا درد منٹولتے ہیں۔ تاریخ کے اوراق میں اسلاف کرام کے نقوش قدم تلاش کرتے کرتے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے عہد مبارک تک پہنچتے ہیں اور ہر مسئلے کا حل، ہر پریشانی کا علاج اور ہر درد کی دوا پیش کر دیتے ہیں۔ وہ قاری کو بڑے پیار سے بتاتے ہیں کہ زمانے کی ناسازگاریوں کا گلہ مت کرو، خارجی دباؤ سے نکلو۔ اپنے دل کی طرف توجہ دو۔ اسے رب ذوالجلال کی یادوں کی جلوہ گاہ بناؤ۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے روشنی



حاصل کرو۔ اس طرح تمہارے سارے مسائل حل ہو جائیں گے اور تم عزت اور کامیابی کی منزل تک جا پہنچو گے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف کی یہ کتاب محترم خواتین کے لیے ایک انمول سوغات ہے۔ یہ 23 داستانوں پر مشتمل ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے کتنی عظیم خواتین کے بارے میں کتنی اچھی اور سبق آموز باتیں کیسے سلیس اور نفیس اسلوب میں بیان کر دی ہیں۔ اعلیٰ سیرت سازی کے لیے صرف یہی ننھی سی کتاب توجہ سے پڑھ لی جائے تو ایمان و یقین کے چراغ جلانے اور عملی قدم پیائیوں کے راستے روشن کرنے کے لیے بہت کافی ہے۔

شروع ہی میں ایک روسی دو شیزہ ماریہ کی داستان پڑھیے۔ یہ عہد جدید میں رونما ہونے والا بڑا چشم کشا واقعہ ہے۔ ماریہ پکی عیسائی تھی۔ ایک موڑ ایسا آیا کہ یہ لڑکی مسلمان ہو گئی۔ اس کی ایمان افروز جزئیات اگلے اوراق میں پڑھیے۔ یہاں صرف یہ عرض کرنا مقصود ہے کہ اس لڑکی کے پاسپورٹ پر اس کے بے پردہ چہرے والی تصویر چسپاں تھی۔ اسلام قبول کرنے کے بعد اس نے نیا پاسپورٹ بنوانے کے لیے باپردہ تصویر پیش کی۔ روسی افروں نے یہ تصویر قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ انھوں نے ماریہ سے کھلے ہوئے بے پردہ چہرے والی تصویر کا مطالبہ کیا جسے اس نو مسلم لڑکی نے حقارت سے مسترد کر دیا۔ نتیجتاً اسے آشوب و آزمائش کے کڑے مرحلے سے گزرنا پڑا۔ لیکن اس کے ایمان و یقین اور پائے استقامت میں ایک لچکے کے لیے بھی جنبش نہیں آئی۔ بالآخر روسی حکام کو اس عظیم لڑکی کے آگے جھکنا پڑا۔ اور انھوں نے اس کے لیے حجاب و نقاب سے آراستہ تصویر کا پاسپورٹ بنا دیا۔

اس واقعے سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ایمان و یقین کی معجزہ نمایاں کیسی

زبردست تاثیر رکھتی ہیں کہ ان کی بدولت آج بھی فتح مندی اور سرفرازی کے وہی شاندار نتائج نکلتے ہیں جو ہمارے اسلافِ کرام کے زمانے میں نکلے تھے۔

اس کتاب کی داستانوں کا بنیادی سبق یہ ہے کہ اللہ رب العزت ہی ہمارا خالق ہے، مالک ہے، معبود ہے، معبود ہے، مقصود ہے، وہ بجائے خود کامل خوبصورتیوں سے مرصع ہے۔ ہر عیب سے پاک ہے۔ ہم اس کے عاجز بندے ہیں۔ مخلوق ہیں، مملوک ہیں، محکوم ہیں۔ اس نے ہمیں تاکید کی ہے کہ ہم اپنی ساری مُرادیں اُسی سے مانگیں۔ وہی ہمارا حاجت روا ہے۔ مشکل کشا ہے۔ اس نے مصائب دور کرنے اور مسائل حل کرانے کے لیے دعا مانگنے کا حکم دیا ہے اور اَدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کی GUARANTEE دے کر ہماری دعائیں قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ آئیے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں جھک جائیے۔ اس نے اپنے در پر آنے والوں کو کبھی نامُراد نہیں رکھا۔

اردو میں اس کتاب کا ترجمہ جناب حافظ قمر حسن نے کیا ہے۔ ترجمہ بڑا دلکش اور پاکیزہ ہے۔ حسب معمول یہ کتاب بھی دارالسلام لاہور کے مدیر عزیزِ حافظ عبدالعظیم اسد کی نگرانی میں تیار ہوئی ہے۔ پروف خوانی شعبہ فقہ و متفرقات کے انچارج حافظ محمد ندیم اور مولانا عبدالرحمن نے کی ہے۔ آرٹ ڈائریکٹر زاہد سلیم چودھری اور ان کے معاونین ہارون الرشید اور محمد نعیم نے اسے خوب سے خوب تر بنانے میں بھرپور محنت کی ہے۔ ابو مصعب اور ان کے رفقاء نے کار نے کمپوزنگ کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

خادم کتاب و سنت

عبدالمالک مجاہد

منیجنگ ڈائریکٹر دارالسلام الریاض، لاہور

جون 2010ء



ماریہ کی کہانی

آغازِ سفر

ماریہ ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی تھی۔ اس کا تعلق روس کے قدیم روایات کے حامل ایک مذہبی گھرانے سے تھا۔ وہ آرتھوڈکس عیسائی تھی اور مذہب کے معاملے میں شدید متعصب۔

ایک روسی تاجر نے اسے پیش کش کی کہ وہ اس کے اور چند دیگر لڑکیوں کے ہمراہ کسی خلیجی ملک چلے، وہاں سے برقی آلات خرید کر لائے اور انہیں یہاں روس میں فروخت کر کے کثیر منافع کمائے۔ یہ معاہدہ طے پا گیا تو روسی تاجر نے لڑکیوں کے سفر کا بندوبست کیا۔ یہ لوگ وہاں پہنچے تو روسی تاجر کا اصلی اور نہایت مکروہ چہرہ بے نقاب ہوا۔ اس نے بھاری معاوضے اور وسیع و عریض تعلقات کا لالچ دے کر لڑکیوں سے بدکاری کا دھندا کرانا چاہا۔ زیادہ تر لڑکیاں اس کے جھانسنے میں آ گئیں۔ ماریہ نامی اس کٹر عیسائی لڑکی نے تاجر کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ تاجر نے اس کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا: ”تم پردیس میں برباد ہو جاؤ گی، تن کے کپڑوں کے سوا تمہارے پاس کچھ

نہیں اور میں تمہیں ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں دینے کا۔“ اس نے ماریہ کا عرصہ حیات تنگ کرنے کی ٹھانی۔ اسے دوسری لڑکیوں کے ساتھ ایک فلیٹ میں رہائش دی اور اُن کے پاسپورٹ چھپا کر رکھ دیے۔ ماریہ کے علاوہ سب لڑکیوں نے حالات سے سمجھوتا کر لیا اور روسی تاجر کے اشاروں پر چلنے لگیں۔ ماریہ کو کسی صورت گوارا نہیں تھا کہ وہ اپنی عفت و عصمت کا سودا کرے۔ وہ روزانہ تاجر سے اصرار کرتی کہ پاسپورٹ اسے لوٹا دے اور اپنے وطن واپس جانے دے۔ تاجر کے کان پر جوں تک نہ رہتی۔ لیکن ماریہ نے اس کے چنگل سے آزاد ہونے کا عزم کر لیا تھا۔ ایک روز اس نے فلیٹ میں کھود کرید کی اور اپنا پاسپورٹ ڈھونڈ نکالا۔ ماریہ وہاں سے بھاگ نکلی اور کھلی سڑک پر آگئی۔ تن کے کپڑوں کے سوا اس کے پاس کچھ نہیں تھا۔ مسلمانوں کے اس ملک میں اس کا کوئی جاننے والا بھی نہیں تھا۔ کسی سے جان پہچان نہیں تھی۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ کہاں جائے۔

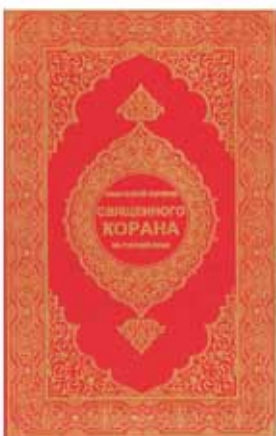
پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر بھٹکتی رہی۔ اچانک ایک نوجوان پر اُس کی نظر پڑی جو چہرے مہرے سے شریف آدمی دکھائی دیتا تھا۔ اس کے ہمراہ تین خواتین بھی تھیں۔ ماریہ اس نوجوان کی طرف آئی اور روسی زبان میں اسے اپنی حالت زار سے آگاہ کرنا



چاہا۔ نوجوان نے معذرت کی کہ وہ روسی زبان نہیں جانتا۔ ماریہ نے انگریزی میں پوچھا: ”کیا آپ لوگ انگریزی سمجھتے ہیں؟“ نوجوان نے اثبات میں جواب دیا تو وہ مارے خوشی کے رو دی اور کہنے لگی: ”میرا تعلق روس سے ہے۔ یہاں میرا کوئی ٹھکانا نہیں۔ اتنے پیسے بھی نہیں کہ کسی ہوٹل ہی میں رہائش اختیار کر لوں۔ آپ سے التماس ہے کہ مجھے کم از کم دو یا تین دن اپنے ہاں ٹھہرا لیں تاکہ میں اپنے وطن پہنچنے کی کوئی ترکیب سوچ سکوں۔ میں آپ کا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گی۔“ یہ کہہ کر اس نے اپنی بد نصیبی کی داستان سنائی شروع کی کہ کیسے وہ ایک بد قماش روسی تاجر کی باتوں میں آکر یہاں پہنچ گئی۔ خالد اس کی باتیں سن کر گہری سوچ میں ڈوب گیا۔ اسے اندیشہ تھا کہ لڑکی جھوٹ بول رہی ہے۔ اُدھر ماریہ کے آنسو رکنے کا نام نہیں لیتے تھے۔ وہ التجا بھری نظروں سے خالد کی طرف دیکھ رہی تھی۔ خالد نے اپنی والدہ اور بہنوں سے مشورہ کیا۔ آخر اُن لوگوں کا دل پیچا اور وہ ماریہ کو گھر لے گئے۔ وہاں پہنچ کر اس نے گھر والوں سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن کوئی جواب نہ ملا۔ ماریہ کے شہر میں

ٹیلی فون کی لائنیں خراب تھیں۔ گھنٹہ بھر انتظار کے بعد دوبارہ رابطہ کیا لیکن بے سود۔ خالد کے اہل خانہ کو علم ہوا کہ ماریہ عیسائی لڑکی ہے تو انھوں نے اس سے نہایت نرمی کا برتاؤ کیا۔ ماریہ کو خالد کے اہل خانہ سے اُنس ہو گیا۔ انھوں نے ماریہ کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی لیکن اس نے سختی سے انکار کر دیا۔ وہ مذہب





کے موضوع کو زیر بحث لانا ہی نہیں چاہتی تھی۔ وہ روس کے ایک متعصب اور شدت پسند آرٹھوڈکس خاندان سے تعلق رکھتی تھی جسے اسلام کے نام سے بھی نفرت تھی۔ خالد اس کے لیے اسلامی مرکز سے اسلام کے متعلق روسی زبان میں چند کتابیں لے آیا۔ خالد کے

سمجھانے بجھانے پر ماریہ نے اُن کتابوں کا بغور مطالعہ کیا۔ وہ اُن کی حقانیت اور مدلل اندازِ تحریر سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔ اِس دوران میں خالد کے اہل خانہ بھی ماریہ کو قائل کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ چند ہی روز گزرے تھے کہ وہ اسلام لے آئی۔ ماریہ دین کی تعلیم حاصل کرتی رہی۔ دینی تعلیم یافتہ صالح خواتین کی ہم نشینی سے اُس کے اسلام میں رفتہ رفتہ بڑی خوبی آگئی۔ اب اسے ڈر لگنے لگا تھا کہ اپنے وطن لوٹی تو کہیں پھر سے عیسائیت کی گرفت میں نہ آجائے۔

شادی کی خوشیاں

خالد نے ماریہ سے نکاح پڑھوا لیا۔ ماریہ کا دسین اسلام سے لگاؤ عام مسلم خواتین سے کہیں بڑھ کر تھا۔ ایک روز وہ خالد کے ہمراہ بازار گئی تو ایک باپردہ خاتون کو دیکھا جس نے چہرے پر نقاب ڈال رکھا تھا۔ ماریہ نے آج پہلی بار مکمل طور پر باپردہ عورت کا مشاہدہ کیا تھا۔ اس نے حیران ہو کر خالد سے پوچھا: ”اس خاتون نے چہرے کو



ڈھانپ کیوں رکھا ہے؟ کیا اس کے چہرے پر داغ ہیں؟
 خالد نے جواب دیا: ”نہیں، اس خاتون نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں حجاب
 اوڑھا ہوا ہے۔“

ماریہ خالد کی بات سن کر چند ٹاپے خاموش رہی، پھر کہنے لگی: ”ہاں واقعی یہی
 اسلامی حجاب ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم عورتیں اسی کو اپنائیں۔“
 ”تمہیں کیسے معلوم؟“ خالد نے دریافت کیا۔

ماریہ بولی: ”جب کبھی میں کسی بڑی دکان پر جاتی ہوں تو دکان والوں کی نگاہیں
 میرے چہرے سے نہیں ہٹتیں۔ یوں لگتا ہے کہ لوگوں کی نظریں مجھے نگل جائیں
 گی۔ اس لیے لازم ہے کہ میں چہرہ ڈھانپوں اور میرے شوہر کے سوا کوئی اسے دیکھنے
 نہ پائے۔ آج میں یہ حجاب خریدے بغیر بازار سے نہیں جاؤں گی۔ کہاں سے ملتا ہے
 ایسا حجاب؟“

”تم امی اور آپا کی طرح یہی حجاب پہنے رکھو۔“ خالد نے ماریہ کی بات کو نظر انداز
 کرتے ہوئے کہا۔

”نہیں، میں وہی حجاب اوڑھوں گی جو اللہ کو پسند ہے۔“ ماریہ کا ارادہ مصمم تھا۔ دن
 پر دن گزرتے گئے۔ ماریہ کے ایمان و یقین میں اضافہ ہوتا رہا۔ خالد کے اہل خانہ
 ماریہ سے بے حد پیار کرنے لگے۔ خود خالد بھی اس پر جان چھڑکتا تھا۔ ماریہ کے

پاسپورٹ کی میعاد ختم ہونے کو تھی۔ اُس کی تجدید کرانی ضروری تھی۔ مشکل یہ تھی کہ تجدید اسی شہر سے ہو سکتی تھی جس سے ماریہ کا تعلق تھا۔ روس جائے بنا کوئی چارہ نہیں تھا، ورنہ اس ملک میں ماریہ کا قیام غیر قانونی تصور ہوتا۔ خالد نے طے کیا کہ اس سفر میں وہ ماریہ کے ہمراہ ہوگا۔ ماریہ بھی محرم کے بغیر سفر نہیں کرنا چاہتی تھی۔ دونوں میاں بیوی رشین ایئر لائنز کے طیارے میں سوار ہوئے۔ ماریہ پورے حجاب میں ملبوس تھی۔ وہ مکمل اعتماد کے ساتھ شوہر کے پہلو میں بیٹھی تھی۔

خالد نے کہا: ”تمہارا حجاب ہمارے لیے مسائل کھڑے کر سکتا ہے۔“
 ”سبحان اللہ! کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں ان کافروں کا کہا مان کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں؟“ ماریہ حیران تھی۔ اس نے پُر عزم لہجے میں کہا:
 ”نہیں، اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہو سکتا۔ میں حجاب ہرگز نہیں اتاروں گی۔ ان کے جی میں جو آئے کریں۔“

جہاز کے مسافر اس جوڑے کو عجیب عجیب نظروں سے دیکھتے رہے۔ جہاز کی میزبان لڑکیوں نے کھانا سرو کرنا شروع کیا۔ کھانے کے بعد شراب خانہ خراب کا دور چلا۔ مسافر نشے میں بہک کر ماریہ اور اس کے شوہر پر آوازے کئے گئے۔ خالد پریشانی کے عالم میں اُن کی طرف دیکھ رہا تھا۔ روسی زبان میں بکی جانے والی گالیاں



اُس کی سمجھ سے بالاتر تھیں۔ ماریہ کمال اطمینان سے مسکرا رہی تھی۔ اس نے خالد کو لوگوں کی کڑوی کیسلی باتوں کا ترجمہ کر کے بتایا۔ خالد طیش میں آ گیا۔ ماریہ کہنے لگی:

”آپ پریشان اور تنگ دل مت ہوں۔ یہ سب باتیں اُن ایذاؤں کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں جو صحابہ کرام نے دین کی راہ میں برداشت کی تھیں۔“

خدا خدا کر کے ہوائی جہاز روس پہنچا۔

خالد کا کہنا ہے کہ میرا خیال تھا ہم ہوائی اڈے سے سیدھے ماریہ کے گھر جائیں گے۔ پاسپورٹ کی تجدید ہونے تک وہیں ٹھہریں گے، پھر لوٹ آئیں گے۔ لیکن ماریہ کی نظر کہیں اور تھی۔ وہ بڑی گہرائی سے حالات کا جائزہ لے رہی تھی۔ اس نے مجھے مخاطب کر کے کہا: ”میرے گھر والے آرتھوڈکس ہیں اور کٹر عیسائی۔ ابھی میں اُن کے ہاں نہیں جانا چاہتی۔ ہم ہوٹل میں کمرہ کرائے پر لیں گے۔ تجدید کی کارروائی پوری ہونے تک وہیں ٹھہریں گے اور واپسی پر گھر ہو آئیں گے۔“

ماریہ کی رائے مجھے صائب نظر آئی۔ ہم نے ہوٹل میں کمرہ کرائے پر لے لیا اور وہیں شب بسر کی۔ اگلے دن علی الصباح ہم پاسپورٹ کے دفتر گئے اور وہاں کے افسر سے ملاقات کی۔ اُس نے پرانا پاسپورٹ اور ماریہ کی تصویریں طلب کیں۔ میں نے بلیک اینڈ وائٹ تصویریں نکال کر افسر کے حوالے کر دیں۔

تصویروں میں صرف چہرے کی مکئی دکھائی دے رہی تھی۔

افسر نے اعتراض کیا: ”یہ تصاویر ناقابل قبول

ہیں۔ رنگین تصویریں چاہئیں جن میں چہرہ، سر کے

بال اور پوری گردن واضح طور پر نظر آ رہے ہوں۔“



ماریہ نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا: ”جی نہیں، یہی تصویریں میسر ہیں۔ ان کے علاوہ ہمارے پاس کوئی تصویر نہیں۔“

اس نے ہمیں دوسرے افسر کی طرف بھیج دیا۔ یہاں بھی وہی مشکل تھی۔ ہم تیسرے افسر کے پاس گئے۔ سبھی کا مطالبہ تھا کہ تصاویر رنگین اور بے حجاب ہوں۔ میری بیوی کہنے لگی: ”یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ میں انھیں اپنی بے حجاب تصویر دے دوں۔“

نتیجہ صاف ظاہر تھا کہ افسروں نے ہماری پیش کردہ پاسپورٹ کی درخواست مسترد کر دی۔ ہم ادارے کی خاتون منتظم اعلیٰ کے دفتر گئے۔ میری بیوی نے بے حد کوشش کی کہ خاتون وہ تصاویر قبول کرنے پر رضا مند ہو جائے۔ لیکن وہ انکار ہی کرتی رہی۔ ماریہ نے لجاجت سے کہا: ”دیکھیے، یہ میری اصلی تصویریں ہیں۔ آپ انھیں اپنے پاس موجود تصویروں سے ملا کر دیکھ سکتے ہیں۔ بات تو ساری چہرے کی ہے جو ان تصویروں میں واضح طور پر نظر آتا ہے۔ بالوں کا کیا ہے، اُن کا رنگ تو تبدیل بھی کیا جاسکتا ہے۔“

خاتون منتظم اعلیٰ کا اصرار تھا کہ قانون یہ تصویریں قبول نہیں کرتا۔ اس پر میری بیوی بولی: ”میرے پاس یہی تصویریں ہیں۔ آپ ہی بتائیں میں کیا کروں؟“

”آپ کی یہ مشکل ماسکو میں بیٹھے ڈائریکٹر جنرل صاحب ہی حل کر سکتے ہیں۔“



اس نے مسئلے کا حل پیش کیا۔ ہم پاسپورٹ کے دفتر سے باہر آ گئے۔

ماریہ نے میری طرف دیکھ کر کہا: ”خالد! ماسکو چلیں؟“

میں نے ذرا غصے میں آ کر کہا: ”تم ان کا مطالبہ مان کیوں نہیں لیتیں؟ جیسی تصویریں وہ کہتے ہیں، بنوا کر دے دو۔ اللہ تعالیٰ کسی انسان کو اس کی بساط سے بڑھ کر مشکل میں نہیں ڈالتا۔ تقویٰ اسی قدر اختیار کرو جس قدر تمہارے بس میں ہے۔ دیکھو

یہ ہماری مجبوری ہے۔ پاسپورٹ کو صرف چند آدمی ضرورتاً دیکھیں

گے۔ اس کے بعد وہ مدت ختم ہونے تک تمہارے پاس گھر میں

پڑا رہے گا۔ کوئی اسے نہیں دیکھے گا، اس لیے ان جھمیلوں میں

مت پڑو اور ماسکو جانے کا تو کوئی جواز ہی نہیں۔“

”نہیں، یہ ممکن نہیں کہ میں بے حجاب نظر آؤں، خواہ وہ تصویر ہی

ہو۔“

ماریہ نے اٹل لہجے میں کہا۔

ماسکو میں

ماریہ کے پُر زور اصرار پر ہم ہوائی جہاز سے ماسکو روانہ ہو گئے۔

وہاں پہنچ کر درمیانے درجے کے ایک ہوٹل میں کمرہ کرائے پر لیا

اور اس میں رہنے لگے۔ اگلے دن صبح ہی صبح پاسپورٹ کے دفتر کا

قصد کیا۔ ڈائریکٹر جنرل سے ملے جو نہایت بدطینت انسان نکلا۔

اس نے ماریہ کا پاسپورٹ اور تصویریں الٹ پلٹ کر دیکھیں، پھر

اس سے مخاطب ہو کر کہنے لگا: ”یہ کیونکر پتا چلے کہ یہ تصویریں

